سوال

(95) قبر کیسی بنانی چاہیے؟ کیا اس کی مرمت کرنی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبر کیسی بنانی چاہیے؟ کیا اس کی مرمت کرنی چاہیے؟ حوالہ کے ساتھ جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبر کو گہرا اور فراخ اور اچھا بنانا چاہیے۔ حدیث میں ہے:

'اِحْفِرُوا، وَأَوْسِعُوا، وَأَحْسِنُوا۔' (سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ الْقَبْرِ، رقم: ۱۵۶۰ والترمذی: رقم: ۱۷۱۳، وابوداوٗد: رقم: ۳۲۱۵، سنن النسائیَ: ۲۰۱۶، بحوالہ مشکوٰة باب دَفْنِ الْمَيِّتِ، ورواہ احمد)

نیز قبر کو بغلی یا صندوقچی کی صورت میں دونوں طرح بنانا جائز ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ بغلی بنائی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بغلی بنی تھی۔ (رواہ فی شرح السنة)

بحوالہ مشکوٰة دوسری روایت میں ہے:

'اَللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔' (سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ اللَّحْدِ، رقم: ۱۵۵۴، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا، رقم: ۱۰۵۴)

''یعنی لحد ہمارے لیے ہے اور شق یعنی صندوقچی قبر ہمارے غیر کے لیے ہے۔''

''فتح الباری'' میں ہے:

'وَهُوَ يُؤَيِّدُ فَضِيلَةَ اللَّحْدِ عَلَى الشَّقِّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔' (فتح الباری: ۳/۲۱۸)

''بحر الرائق'' میں ہے کہ قبر ایک بالشت یا چار انگل کوہان نما ہو اور صحیح میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس قبر کو بلند دیکھو برابر کردو۔'' (صحیح مسلم، بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ، رقم: ۹۶۹)

اس سے مراد وہ قبر ہے جوایک بالشت سے زائد ہو۔ اور ''النہر الفائق''میں ہے کہ کوہان نما ہو یعنی بلند ہو۔ بعض کہتے ہیں : چار انگل کے برابر ہو کیونکہ بخاری میں سفیان سے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قبر کوہان نما تھی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ، مالک رحمہ اللہ ، احمد رحمہ اللہ ، مزنی رحمہ اللہ اور بہت سارے شوافع کا مسلک یہی ہے کہ قبر کوہان نما ہونی چاہیے۔ لیکن امام بیہقی نے کہا ہے کہ سفیان تمار کے قول میں حجت نہیں کیونکہ یہ کبار اتباع تابعین سے ہے۔ اس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد کو پایا ہے لیکن کسی سے روایت نہیں۔)

احتمال ہے کہ ابتدائی امر میں قبر کوہان کی صورت میں ہو۔ پھر انھوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے ''سنن ابی داؤد''اور''حاکم''میں مروی قصہ سے تائید لی ہے اور دیگر شواہد بھی پیش کیے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'ثُمَّ الاِختِلَافُ فِی ذٰلِکَ فِی اَیِّہِمَا اَفضَلُ لَافِی اَصلِ الجَوَازِ۔'

''یعنی کوہان نما قبر یا سطح برابر کی قبر بنانا دونوں طرح جائز ہے۔ اختلاف صرف اس میں ہے کہ دونوں صورتوں میں سے بہتر کونسی ہے۔ ''

مزنی اور ابن قدامہ نے کوہان نما کو ترجیح دی ہے۔ لیکن ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : سطح برابر قبر فضالہ بن عبید کی حدیث جو''صحیح مسلم''میں ہے، کی بناء پر قابلِ ترجیح ہے :

'اَنَّہٗ اَمَرَ بِقَبرٍ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَأمُرُ بِتَسوِیَتِهَا۔' (فتح الباری : ۳/۲۵۷)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، کتاب الجنائز : صفحہ : 149

محدث فتویٰ